احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 7 جنوری 2004ء 14 ذیقعد 1424 ہجری-7 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 6

بدھ 7 جنوری 2004ء

اسیروں کا رستگار

حضرت معاویہؓ بن حکم بیان کرتے ہیں کہ میری ایک لونڈی بکریاں چراتی تھی۔ ایک دن بھیڑیا ایک بکری اٹھا کر لے گیا۔ میں نے غصے میں لونڈی کو تھپڑ مار دیا اور جب رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ پر یہ بات نہایت گراں گزری تو میں نے کہا کیا میں اسے آزاد نہ کردوں۔ آپؐ نے فرمایا اسے میرے پاس لاؤ۔ آپؐ نے اس سے پوچھا اللہ کہاں ہے اس نے کہا آسمان میں۔ پھر پوچھا میں کون ہوں اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپؐ نے مجھے فرمایا یہ مومنہ ہے اسے آزاد کردو۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام حدیث نمبر:836)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یادرکھو کہ خداتعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہٗ)

بعض لوگ جن کو حق کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے۔ جب ایسی تعلیم سنتے ہیں تو اور کچھ نہیں تو یہی اعتراض کر دیتے ہیں کہ ...... میں ہمدردی اگر ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائیاں کیوں کی تھیں؟ نادان اتنا نہیں جانتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگ کئے وہ تیرہ برس تک خطرناک دکھ اٹھانے کے بعد کئے اور وہ بھی مدافعت کے طور پر۔ تیرہ برس تک ان کے ہاتھوں سے آپ تکلیف اٹھاتے رہے۔ مسلمان مرد اور عورتیں شہید کی گئیں۔ آخر جب آپ مدینہ تشریف لے گئے اور وہاں بھی ان ظالموں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ تو خداتعالیٰ نے مظلوم قوم کو مقابلہ کا حکم دیا اور وہ بھی اس لئے کہ شریروں کی شرارت سے مخلوق کو بچایا جائے اور ایک حق پرست قوم کے لئے راہ کھل جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کے لئے بدی نہیں چاہی۔ آپ تو رحم مجسم تھے۔ اگر بدی چاہتے تو جب آپ نے پورا تسلط حاصل کر لیا تھا اور شوکت اور غلبہ آپ کو مل گیا تھا تو آپ ان تمام ائمۃ الکفر کو جو ہمیشہ آپ کو دکھ دیتے رہتے تھے۔ قتل کروا دیتے اور اس میں انصاف اور عقل کی رو سے آپ کا پلہ بالکل پاک تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ عرف عام کے لحاظ سے اور عقل اور انصاف کے لحاظ سے آپ کو حق تھا کہ ان لوگوں کو قتل کروا دیتے مگر نہیں، آپؐ نے سب کو چھوڑ دیا۔ آج کل جو لوگ غداری کرتے ہیں اور باغی ہوتے ہیں انہیں کون پناہ دے سکتا ہے۔ .... باغی کے لئے کسی قانون میں رہائی نہیں۔ لیکن یہ آپ ہی کا حوصلہ تھا کہ اس دن آپ نے فرمایا کہ جاؤ تم سب کو بخش دیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نوع انسان سے بہت بڑی ہمدردی تھی ایسی ہمدردی کہ اس کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اس کے بعد بھی اگر کہا جاوے کہ .... دوسروں سے ہمدردی کی تعلیم نہیں دیتا تو اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہوگا؟ یقیناً یاد رکھو کہ مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ جس قدر انسان متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔ .... کبھی کینہ ور نہیں ہو سکتا۔ ہم خود دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے کوئی دکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا ہے لیکن پھر بھی ان کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو اب بھی تیار ہیں۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 218)

مرکز میں قربانی کرنے والے احباب کیلئے اطلاع

بیرون ربوہ کے ایسے احباب جو مرکز سلسلہ میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کروانے کے خواہشمند ہیں کی خدمت میں درخواست ہے کہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق اپنی رقوم جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔ تا انتظام کیا جاسکے۔

قربانی بکرا	چار ہزار روپے
قربانی حصہ گائے	دو ہزار روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت تحریک جدید لکھتے ہیں کہ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اللہ کے فضل سے مکمل ہوش میں ہیں۔ لیکن طبیعت ابھی کافی ناساز ہے جس کی وجہ سے فکر اور تشویش ہے احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مدرسۃ الحفظ طلباء میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ طلباء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2004ء کیلئے درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ 22 مارچ 2004ء ہے۔ والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچہ کے داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

1۔ نام ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر (اگر ہو تو)

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

4۔ درخواست پر صدر جماعت /امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

شاہد احمد ندیم سیکرٹری اجتماع کمیٹی

قادیان میں خدام واطفال کے سالانہ اجتماعات

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 34 واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 25 واں سالانہ اجتماع 11-12-13 اکتوبر 2003ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ گزشتہ سالوں سے اجتماع کی حاضری غیر معمولی طور پر زیادہ تھی چنانچہ اس دفعہ ہندوستان کے 19 صوبوں کی مختلف مجالس سے نمائندگی ہوئی اور مجموعی تعداد 2563 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال نومبائعین کی آمد کے لئے بھی تمام صوبہ جات میں کوشش کی گئی۔ خاص طور پر ان جگہوں سے جہاں نئی مجالس قائم ہوئی ہیں، ایسے خدام کو شرکت کے لئے بلایا گیا جو واپس جا کر مجلس کے کاموں کو فروغ دے سکیں۔ چنانچہ امسال اجتماع میں پانچ سو سے زائد نومبائعین خدام واطفال بھی شریک ہوئے۔ بیوت الذکر گراؤنڈ اور رہائش گاہیں جلسہ سالانہ کا منظر پیش کر رہی تھیں۔

مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے امسال قیام کا انتظام مہمان خانہ کے علاوہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول، جامعہ احمدیہ، جامعۃ المبشرین (Guest Houses) مکان حضرت ام طاہر اور دار الضیافت میں کرایا گیا تھا اور خصوصی لنگر کا انتظام کیا گیا۔

افتتاحی تقریب

پروگرام کا آغاز 11 ر اکتوبر کو نماز تہجد اور مزار مبارک پر اجتماعی دعا سے ہوا۔ دور خلافت خامسہ میں منعقد ہونے والے اس پہلے سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریب ٹھیک 10-00 بجے پرچم کشائی کے بعد اجتماع گاہ میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی۔ مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اپنی تقریر میں اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کے لئے بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے اپنے خطاب میں خدام الاحمدیہ کو نماز، ترجمۃ القرآن اور وقار عمل کے اہم موضوعات پر خطاب فرمایا۔

علمی مقابلہ جات

علمی مقابلہ جات میں خدام واطفال نے تلاوت، نظم، تقریر، پیغام رسانی، پرچہ ذہانت، کوئز، حفظ قصیدہ وغیرہ میں حصہ لیا۔ نومبائعین خدام واطفال عمدہ رنگ میں تیاری کے ساتھ شامل ہوئے۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نومبائعین کی کثیر تعداد کے سبب ان کے علمی مقابلہ جات کے لئے صحن جامعہ احمدیہ میں الگ اجتماع گاہ بنایا گیا تھا۔ جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بیشتر نومبائعین خدام و اطفال کو علمی مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لینے کا موقعہ ملا۔ اور اس کے مطابق ان کی حوصلہ افزائی کے لئے مقابلہ جات میں حصہ لینے والے نومبائعین خدام و اطفال کے نتائج مرتب کر کے ان میں انعامات تقسیم کروائے گئے۔ اجتماع گاہ جو کہ حسب سابق احمدیہ گراؤنڈ میں بنایا گیا تھا جہاں پرانی مجالس کے خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات عمل میں لائے گئے۔ افتتاحی واختتامی و دیگر تربیتی تقریبات کا انعقاد اسی اجتماع گاہ میں ہی ہوتا رہا۔ ہر دو اجتماع گاہوں میں علمی مقابلہ جات بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات

ورزشی مقابلہ جات کے لئے 19 صوبہ جات کی مختلف مجالس سے فٹ بال، والی بال، رسہ کشی، کبڈی، بیڈمنٹن، لانگ جمپ، دوڑ، شاٹ پٹ کی معیاری ٹیمیں اور کھلاڑی آئے جس کی وجہ سے مقابلے بے حد دلچسپ اور نہایت ہی پرلطف رہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان بھی تینوں روز بڑے ہی شوق سے گراؤنڈ میں تشریف لاتے رہے اور خدام کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ ہر سہ روز کے پروگرام نہایت سازگار موسم میں کامیابی سے انجام پائے۔ تینوں روز بیت اقصیٰ میں بعد نماز فجر خصوصی درس کا اہتمام کیا گیا۔ 'اجتماع کی اہمیت'، 'خلافت سے تعلق' اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں، جیسے اہم موضوعات پر علمائے سلسلہ نے درس دئے۔

خصوصی تقریبات

پہلے روز رات پونے نو بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی معرکۃ الآراء تصنیف Revelation پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں مذکور کتاب میں بیان فرمودہ بعض مضامین پر مقررین نے عام فہم زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت اور خلافت خامسہ کے بابرکت آغاز پر مشتمل ایک دستاویزی فلم Projector کے ذریعہ بڑی سکرین پر دکھائی گئی۔ جس میں حضور کے بچپن سے لے کر وفات تک کے مختلف حالات اور خدمت دین کے چیدہ چیدہ واقعات اور مناظر دکھائے گئے۔

نومبائعین کی خصوصی تقریب

اجتماع کے دوسرے دن شام کو نومبائعین کے اجتماع گاہ میں ایک خصوصی تقریب زیر صدارت محترم صاحبزادہ صاحب منعقد ہوئی جس میں مختلف علماء کرام نے نومبائعین کو مخاطب کیا۔

اختتامی تقریب

تیسرے دن رات 8:00 بجے اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ اس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے فرمائی۔ اس تقریب میں جناب جگدیش ساہنی صاحب سابق MLA بٹالہ نے جناب اویناش کھنہ صدر بی جے پی پنجاب کی نمائندگی میں شرکت کی۔ تلاوت، عہد اور ترانہ کے بعد جناب جگدیش ساہنی صاحب نے مختصر تقریر کی اور جماعت کی طرف سے قومی اور ملکی سطح پر کی جانے والی عظیم خدمات کو سراہا۔ چونکہ مقامی ایم۔ ایل۔ اے۔ جو حکومت پنجاب میں منسٹر برائے جنگلات ہیں اپنی بعض مصروفیات کی بناء پر اس تقریب میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے حلقہ دار الانوار کے ایم سی جناب چوہدری عبدالواسع صاحب کو اپنا خصوصی پیغام دے کر بھجوایا اور مجلس کے رفاہی کاموں کے لئے -/51000 روپے کا تحفہ پیش کیا۔ چنانچہ جناب چوہدری عبدالواسع صاحب نے جناب منسٹر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں خدام الاحمدیہ بھارت کی ترقیات کا تذکرہ کرتے ہوئے مجلس کے ساتھ آپ کی شفقت اور محبت کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد مکرم شعیب احمد صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔

صدارتی خطاب میں صاحبزادہ صاحب نے احمدی نوجوانوں کو علم کے میدان میں آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد محترم صدر جلسہ نے خدام واطفال کے درمیان انعامات تقسیم فرمائے۔ اختتامی دعا کے بعد اجتماع گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا اور اس طرح خدام الاحمدیہ کا 34 واں اور اطفال الاحمدیہ کا 25 واں سالانہ ملکی اجتماع نہایت ہی کامیاب رنگ میں اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کی خبریں مختلف TV چینلوں میں اجتماع کے پروگرام بہت ہی اچھے رنگ میں دکھائے گئے۔ اسی طرح ریڈیو اور مختلف کثیر الاشاعت اخبارات جیسے ہند سماچار، پنجاب کیسری، دینک ٹربیون، دینک جاگرن اور اجیت وغیرہ میں جلی سرخیوں کے ساتھ اجتماع کی خبریں آئیں۔

مجلس شوریٰ

اجتماع کے آخری روز اجتماع گاہ میں زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں خدام الاحمدیہ کے مختلف ترقیاتی منصوبوں پر غور وفکر کیا گیا۔ اسی طرح نئے سال کا بجٹ آمد وخرچ بھی پیش کیا گیا جس پر ممبران نے اپنے اتفاق کا اظہار کیا۔ شوریٰ کی کارروائی رات 2 بجے تک جاری رہی۔

اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں صوبائی اور علاقائی قائدین، مربیان اور معلمین کرام نے بہت اہم رول ادا کیا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مکرم شعیب احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو صدر اجتماع کمیٹی مقرر فرمایا تھا۔ اور تقسیم کار کے طریق پر مختلف شعبہ جات مقرر کر کے جملہ امور کو تقسیم کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع احمدیت کے لئے نہایت ہی کامیاب وبابرکت بنائے اور اس کے دوررس نیک نتائج پیدا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 نومبر 2003ء)

الہام کی صداقت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

موجودہ زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو سرخی کے چھینٹوں والا کشف دکھایا گیا۔ تو سرخی کے چھینٹے نہ صرف آپ کی قمیص پر پائے گئے بلکہ ایک قطرہ میاں عبداللہ صاحب سنوری کی ٹوپی پر بھی آگرا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس نشان میں ان کو بھی شریک کر لیا۔ اسی طرح ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں مجھے بتایا گیا کہ آج رات حضرت مسیح موعود پر یہ الہام نازل ہوا ہے کہ انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ صبح حضرت مسیح موعود نے اشاعت کے لئے اپنے الہامات لکھ کر دیئے تو اتفاقاً آپ کو یہ الہام لکھنا یاد نہ رہا۔ میں نے حضرت مسیح موعود سے کہا کہ مجھے تو آج رات ایک فرشتہ نے بتایا تھا کہ آپ کو یہ الہام ہوا ہے کہ انی مع الافواج اتیک بغتۃ مگر آپ نے جو الہامات لکھے ہیں ان میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے مجھے یہ الہام ہوا تھا مگر لکھنا یاد نہیں رہا۔ پھر آپ اندر سے اپنے الہامات کی کاپی اٹھا لائے اور مجھے فرمایا کہ دیکھو اس میں میں نے یہ الہام درج کیا ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس الہام کو بھی اخبار میں شائع کروا دیا۔ اب دیکھو ادھر ایک الہام حضرت مسیح موعود پر نازل ہوا ہے اور ادھر اللہ تعالیٰ مجھے بھی بتا دیتا ہے کہ ان الفاظ میں آپ پر الہام نازل ہوا اور صبح معلوم ہوتا ہے کہ بات بالکل درست تھی۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 116-115)

وقف جدید کو مضبوط بنانا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو بھی سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔'' (الفضل 31 دسمبر 1959ء)

(ناظم مال وقف جدید)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء (13)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

مادی اور روحانی لذات کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 1997ء میں حضرت مسیح موعود کے ایک اقتباس کے حوالے سے نماز میں لذت اور سرور کا مضمون بیان فرمایا۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے نشئی کو نشے میں مزا آتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھ کر مضمون کی تشریح فرمائی۔

"بعض آدمی ایسے کامل ہو جاتے ہیں کہ نماز ان کیلئے بمنزلہ غذا ہو جاتی ہے اور نماز میں ان کو وہ لذت اور ذوق عطا کیا جاتا ہے جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتا ہے۔" یہ ذوق ہر کس و ناکس کو اپنی نمازوں کو سنوارنے کے دوران نہیں ملا کرتا۔ ہاں کبھی کبھی واقعۃً نماز، یوں لگتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی پی کر اپنی پیاس بجھائی جا رہی ہو۔ وہ اضطرار کی حالت کی نمازیں بھی ہوتی ہیں اور اس کوشش کے دوران بعض دفعہ خدا تعالیٰ انسان کو اپنی رحمانیت کا ایسا جلوہ دکھاتا ہے اور اس کے احسانات کی طرف انسان کی توجہ اس طرح پھر جاتی ہے کہ اس وقت واقعۃً نماز یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کسی سخت پیاسے نے بہت ٹھنڈے پانی کا گلاس منہ سے لگا لیا ہے اور وہ ختم کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ جب ایک دفعہ سیری ہو جائے تو پھر دوبارہ اس کی پیاس بھڑک اٹھتی ہے پھر سیری ہو جائے پھر اس کی دوبارہ پیاس بھڑک اٹھتی ہے۔" .... جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ نہایت رغبت سے اسے پیتا ہے اور خوب سیر ہو کر حظ حاصل کرتا ہے یا سخت بھوک کی حالت ہو اور اسے نہایت ہی اعلیٰ درجے کا خوش ذائقہ کھانا مل جاوے جس کو کھا کر وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ یہی حالت پھر نماز میں ہو جاتی ہے اور وہ نماز اس کے لئے ایک قسم کا نشہ ہو جاتی ہے۔" اب وہ نماز ایک قسم کا نشہ ہو جاتی ہے۔ "جس کے بغیر وہ سخت کرب اور اضطراب محسوس کرتا ہے۔"

نشہ کی حالت مزید بھڑکتی ہے

یہ مطلب نہیں ہے کہ دو نمازوں کے درمیان انسان ہمیشہ وقت گزارتا ہے تو سخت کرب اور اضطراب کی حالت میں گزارتا ہے۔ نشہ کی مثال دے کر ایک بہت ہی لطیف مضمون پیدا فرما دیا گیا ہے۔ ایک نشئی کو جب نشہ کی وہ دوا مل جائے جسے اب ہم آج کل ڈرگ (Drug) کہتے ہیں جس سے اسے نشہ کی حالت پیدا ہو جائے تو یہ نشے کی حالت فوراً زائل نہیں ہوا کرتی۔ کچھ عرصے کے بعد پھر وہ بھوک چمکتی ہے جیسے کھانا، کھانے کے بعد کچھ عرصے تک انسان سیر ہی رہتا ہے، پانی پی کر کچھ عرصے تک انسان سیر ہی رہتا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ دو نمازوں کے درمیان ہر وقت ایک ابتلاء سا آیا ہوا ہے سخت کرب کی حالت ہو، یہ حالت ایسے نہیں ہوا کرتی۔ حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کو جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں غور سے سنیں، غور سے سمجھیں تو بات بالکل کھل جاتی ہے۔ پیاس بھی مٹ جایا کرتی ہے، بھوک بھی مٹ جایا کرتی ہے، نشہ بھی اتر جایا کرتا ہے مگر پھر بھڑکتا ہے، نشہ بھی بھڑکتا ہے، پیاس بھی بھڑکتی ہے، بھوک بھی بھڑکتی ہے۔ تو اس طرح بار بار انسان خدا کی طرف لوٹتا ہے اور یہی حکمت پانچ نمازوں میں ہے۔ وہ انسان جس کو توفیق ہو پانچ وقت کھاتا بھی ہے اور جس کو توفیق ہو پانچ وقت ایسے لذت کے مشروب پیتا بھی ہے کہ اس کی روح سرور پاتی ہے۔ لیکن جسے لذت کے مشروب پینے کی توفیق نہ ہو تو بڑھی ہوئی پیاس ہر پانی کو سب سے زیادہ لذیذ مشروب بنا دیتی ہے۔ اس لئے غریبوں کیلئے کوئی محرومی نہیں۔ ہر شخص دن کے وقت ٹھنڈے پانی سے لطف اٹھا سکتا ہے اور اگر ٹھنڈا پانی نہ بھی نصیب ہو تو جب پیاس بھڑک اٹھے ہر پانی ٹھنڈا لگتا ہے۔ ہر پانی انسان اس طرح پیتا ہے کہ اس کی "ڈیک" نہ ٹوٹے۔ پنجابی میں "ڈیک ٹوٹنا" کہتے ہیں، جی چاہتا ہے پیتا ہی چلا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود نے دیکھیں کس طرح مختلف مثالیں بیان فرما فرما کر نماز کے مضمون کو ہم پر کھول دیا ہے۔

فرمایا اس کی محبت اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی کا رنگ رکھتی ہے۔ جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے خدا تعالیٰ سے ایک ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے اس میں کوئی تکلف اور بناوٹ نہیں ہوتی۔ کوشش کر کے اس محبت کو زندہ نہیں رکھنا پڑتا۔ وہ محبت آپ کو زندہ کرتی ہے اور آپ کو زندہ رکھتی ہے۔ اور ایسے محبوب سے ہر وقت چمٹا رہنا بھی ممکن نہیں ہے۔ انسان لازماً ان محبوبوں سے جدا بھی تو ہوتا ہے۔ لیکن جتنی لمبی جدائی ہو اتنا ہی ملنے کا زیادہ مزہ آتا ہے۔ یہ کیفیت ہے جو نمازوں کی صورت میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے اس طرح پیار سے ملاتی ہے کہ جیسے محبوب کو قریب سے دیکھنے سے انسان لذت پاتا ہے ویسا ہی نماز کے دوران اپنے اللہ کو اپنے قریب دیکھ کر انسان لذت پاتا ہے۔

مادی لذت اور روحانی لذت میں فرق

فرماتے ہیں "ماکولات اور مشروبات اور دوسری شہوات میں لذت اٹھاتے ہیں اس سے بہت بڑھ چڑھ کر وہ مومن متقی نماز میں لذت پاتا ہے۔" اب یہ لفظ شہوات ہے جس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جتنے عارفین ہیں وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ دنیا کی کسی چیز میں وہ لذت نہیں ہے جو انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے کے بعد اس کے قرب سے لذت پاتا ہے۔ اب بعض نادان اور بے وقوف یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی شہوات میں اس سے زیادہ لذت ہے۔ حالانکہ اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ بھوک ہو۔ پیاس ہو یا جنسی خواہش ہو یہ ساری چیزیں ایک طلب کے پیدا ہونے اور بعد میں اس کے مٹنے کا نام ہے۔ ہر لذت ایک طلب کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر وہ طلب نہ رہے تو لذت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے اگرچہ ہم بظاہر کھانے کی بات کرتے ہیں، پینے کی بات کرتے ہیں، جنسی لذت کی بات کرتے ہیں لیکن یہ مرکزی نقطہ ان سب میں مشترک ہے۔ طلب ہے تو مزہ ہوگا۔ طلب نہیں ہے تو مزہ نہیں ہوگا۔ اور جتنی طلب زیادہ ہوگی اتنا مزہ دوسرے مزے پر غالب آتا چلا جائے گا۔ پس نعوذ باللہ من ذلک اللہ تعالیٰ کا شہوت نفسانی سے تو کوئی تعلق نہیں اور کھانے سے بھی اس کا کوئی تعلق نہیں، پینے سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ یہ مادی چیزیں ہیں جو مادی حاجات کو پورا کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہیں۔ مگر یہ راز ہمیں سمجھا دیتی ہیں کہ طلب ہوگی تو مزہ ہوگا، طلب نہیں ہوگی تو مزہ نہیں ہوگا۔ اب پیاس کو دیکھ لیں جس کی پیاس بجھی ہوئی ہو ویسے ہی بیٹھا ہو اس کو زبردستی ٹھنڈا پانی بھی دیں گے تو وہ نہیں پیئے گا۔ اگر اس نے اپنی مرضی کا مشروب پی لیا ہو مثلاً پیاس تو اتنی نہیں مگر کوکا کولا کا شیدائی ہو تو آخر ایک وقت آ جائے گا کہ کوکا کولا دیکھنا بھی پسند نہیں کریگا اس کو ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔ آپ زبردستی گلاس دیں تو اس کو پرے پھینک دے گا۔ یہ ہم نے اپنے بچوں میں کئی دفعہ دیکھا ہے کہ جس نعمت سے ان کو سیری ہو چکی ہو وہ نعمت اگر بار بار پیش کی جائے تو وہ نہیں پسند کریں گے۔ آپ مہمانوں کو تکلف کے ساتھ یا اس خواہش کے ساتھ کہ وہ خوش ہوں اور زیادہ لذت حاصل کریں بار بار کوئی نعمت کی چیز پیش کرتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ ان کے چہرے پر کچھ تھکاوٹ کے آثار آ جاتے ہیں۔ شروع شروع میں تو کہتے ہیں نہیں نہیں، ضرورت نہیں۔ لیکن تھوڑا سا ہاتھ بڑھا دیتے ہیں جس سے لگتا ہے کہ انہوں نے اپنی حیاء کی وجہ سے انکار کیا تھا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد ان کے انکار میں ایک قسم کی سختی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت شرافت کا تقاضا ہے کہ انسان رک جائے۔ لیکن ہمارے بعض خدمت کرنے والے ایسے بھی میں نے دیکھے ہیں کہ باہر سے معزز مہمان تشریف لائے ہوئے ہیں ان کا چہرہ دیکھتے ہی نہیں کہ واقعۃً نہیں چاہتے کہ ان کو کوئی چیز پیش کی جائے۔ بار بار وہی چیز پیش کئے چلے جاتے ہیں۔ آخر مجھے روکنا پڑتا ہے بس کرو کافی ہو گئی ہے اور وہ نہیں برداشت کر سکتے۔

پیار کی حاجت

تو یہ ایک ایسا مضمون ہے جس کا خدا تعالیٰ کی ذات سے مادی طور پر تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر روحانی طور پر یہ تعلق ہے کہ جب پیاس بجھ جائے گی تو خواہش نہیں رہے گی۔ اور جب پیاس ہوگی تو اس خواہش کے پورا ہونے کے نتیجے میں لذت پیدا ہوگی۔ اس لذت کو جو بھی آپ نام دے دیں جنسی لذت کہیں یا خوراک کی لذت کہیں مرکزی نقطہ ایک ہی رہتا ہے ان میں کوئی فرق نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے پیار کی حاجت دل میں پیدا ہو جائے اور وہ حاجت بڑھ جائے تو روحانی لذت اتنی غالب آ جاتی ہے کہ ساری مادی لذتیں اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتیں، جب مقابل پر آئیں تو بالکل گر کر ذلیل ہو جاتی ہیں۔ پس یہ نہ سمجھیں کہ خدا تعالیٰ ہماری مادی لذتیں پوری کرتا ہے۔ مادی لذتوں کی طرح ہمارے دل میں اس کیلئے ایک طلب پیدا ہوتی ہے اور جب وہ طلب پیدا ہو جائے تو ہر دوسری مادی لذت اس کے سامنے حقیر اور بے معنی ہو جاتی ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

مریضوں کی عیادت اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

آنحضرت ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا ایک دائرہ مریضوں کی دنیا سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ حضورؐ نے مریض کی عیادت کی نہ صرف تعلیم دی بلکہ عملی نمونے سے اس کے سب پہلوؤں کو روشن فرمایا۔

بہترین عیادت کرنے والے

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ تمام انسانوں میں سے بہترین عیادت کرنے والے تھے۔

(نسائی کتاب الجنائز باب عدد التکبیر علی الجنازہ حدیث نمبر ۱۹۵۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر تھے کہ ایک انصاری آیا تو حضورؐ نے اس سے پوچھا میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا بہتر ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اس کی عیادت کے لئے تم میں سے کون کون چلے گا۔ چنانچہ حضورؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم تیرہ کے قریب افراد حضورؐ کے ساتھ چل پڑے اور حضرت سعد بن عبادہ کی خیریت معلوم کی۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب عیادۃ المرضی حدیث نمبر ۱۵۳۳)

غالباً یہ دوسرا واقعہ ہے کہ بدر کی جنگ سے پہلے قبیلہ خزرج کے رئیس حضرت سعد بن عبادہؓ بیمار ہو گئے تو حضورؐ گدھے پر سوار ہو کر ان کی عیادت کے لئے گئے۔ راستہ میں عبداللہ بن ابی سلول بہت بدتمیزی سے پیش آیا مگر آپؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔

(صحیح بخاری کتاب المرضی باب عیادۃ المریض راکباً حدیث نمبر ۵۲۳۱)

حضرت سہل بن حنیف بیمار ہوئے تو حضورؐ ان کا حال پوچھنے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

(موطا امام مالک۔ کتاب الجامع باب الوضوء من العین حدیث نمبر ۱۴۷۱)

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ میری آنکھ میں تکلیف تھی تو حضورؐ میری عیادت کے لئے آئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب العیادۃ من الرمد حدیث نمبر ۲۶۹۶)

حضرت عبداللہ بن ثابت بیمار ہوئے تو حضورؐ ان کا حال پوچھنے کے لئے گئے مگر ان پر غشی طاری تھی حضورؐ نے آواز دی لیکن وہ بولے نہیں۔ حضور سمجھ گئے کہ ان کا آخری وقت ہے۔ فرمایا افسوس اب تم پر ہمارا زور نہیں چلتا۔ یہ سنکر بعض عورتوں نے رونا شروع کر دیا تو فرمایا موت کے بعد بین کرنا اور نوحہ کرنا منع ہے۔ ان کی ایک لڑکی نے کہا مجھے ان کی شہادت کی امید تھی کیونکہ انہوں نے جہاد کے لئے سب سامان تیار کر لیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو نیت کے مطابق اجر دیتا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب فضل من مات فی الطاعون حدیث نمبر ۲۷۰۴)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بیٹی حضرت زینبؓ نے حضورؐ کو پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے کی وفات قریب آگئی ہے آپ تشریف لائیں۔ چنانچہ حضورؐ تشریف لے گئے تو بچے کو حضورؐ کی گود میں ڈال دیا گیا۔ اس وقت بچہ اکھڑی اکھڑی سانسیں لے رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حضورؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ اس پر حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا۔ فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی صرف ان بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسرے انسانوں پر رحم کرتے ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب المرضی باب عیادۃ الصبیان حدیث نمبر ۵۲۲۳)

مریضوں کو تسلی دیتے

حضور ﷺ مریضوں کے پاس جا کر ان کو تسلی اور تشفی عطا فرماتے۔ ان کی مناسب رہنمائی کرتے اور نامناسب کلمات سے روکتے تھے۔

حضرت ام العلاء بیمار ہوئیں تو حضورؐ ان کی عیادت کے لئے گئے اور فرمایا۔

اے ام العلاءؓ خوش ہو کیونکہ ایک سچے مومن کی بیماری اس کے گناہوں کی بخشش کا موجب ہو جاتی ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کے گند کو دور کر دیتی ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب عیادۃ النساء حدیث نمبر ۲۶۸۸)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ

حضورؐ اپنی صحابیہ حضرت ام سائب یا ام مسیب کے گھر پر گئے وہ بیمار تھیں اور بخار کی وجہ سے ان پر لرزہ طاری تھا۔ حضورؐ نے ان کا حال پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ بخار ہے اور پھر بخار کو برا بھلا کہنے لگیں۔

حضورؐ نے انہیں اس سے روکا اور تسلی دی۔

(مسلم کتاب البر والصلہ باب ثواب المومن حدیث نمبر ۴۶۷۴)

جسمانی علاج

حسب ضرورت اور حسب حالات مریضوں کا علاج بھی فرماتے۔

حضرت سعد بن معاذؓ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے تو حضورؐ نے ان کا خیمہ مسجد نبوی میں ہی لگوا دیا تا کہ ان کے قریب رہ کر بار بار عیادت اور علاج کر سکیں مگر حضرت سعدؓ انہی زخموں سے شہید ہو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب حدیث نمبر ۳۸۱۳)

حدیبیہ کے سفر میں حضرت کعب بن عجرہؓ کے سر میں جوئیں پڑ گئیں۔ حضورؐ نے دیکھا کہ ان کے سر سے چہرہ پر جوئیں گر رہی ہیں۔ حضورؐ نے پوچھا۔

کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ تو حضورؐ نے خود ایک بال کاٹنے والے کو بلایا جس نے ان کے بال کاٹ دیے۔

لیکن چونکہ احرام (عمرہ اور حج کا لباس) میں بال کاٹنا منع ہوتے ہیں اس لئے حضورؐ نے فرمایا اس کا فدیہ ادا کرو۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ حدیبیہ حدیث نمبر ۳۸۴۴)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیمار ہوئے تو حضور ﷺ حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر پیدل ان کی عیادت کے لئے گئے۔ اس وقت حضرت جابرؓ بے ہوش تھے۔ حضورؐ نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ وضو کیا اور کچھ پانی حضرت جابرؓ پر ڈالا چنانچہ وہ ہوش میں آگئے۔

(صحیح بخاری کتاب المرضی باب عیادۃ المغمی علیہ حدیث نمبر ۵۲۱۹)

روحانی علاج اور دعا

مریض کی عیادت کا سب سے اہم حصہ آپ کی دعا پر مشتمل ہوتا تھا۔ مریض کے لئے پر درد دعائیں کرتے اور اگر کوئی اپنی کم فہمی سے نامناسب دعا کرتا تو اس کی اصلاح فرماتے اس طرح تربیت اور تعلیم کا سلسلہ بھی مسلسل جاری رہتا تھا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ کسی مریض کے پاس جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا کرتے اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الا شفاؤک لایغادر سقما

(صحیح بخاری کتاب المرضی باب دعاء العائد للمریض حدیث نمبر ۵۲۴۳)

اے لوگوں کے رب اس تکلیف کو دور کر دے۔ اور خود شفا دے کیونکہ تو شافی ہے۔ تیرے علاوہ کوئی شفا نہیں دے سکتا۔ ایسی شفا دے جو کوئی سقم نہ چھوڑے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضورؐ کے اہل وعیال میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضورؐ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس بطور دعا پڑھ کر پھونکتے اور ہاتھ جسم پر پھیرتے۔ جب حضورؐ کی آخری بیماری تھی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر پھونکتی اور حضورؐ کا ہاتھ حضورؐ کے جسم پر پھیرتی کیونکہ حضورؐ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب رقیہ المریض حدیث نمبر ۴۰۶۵)

حضرت سائبؓ کہتے ہیں۔

میں چھوٹا تھا کہ میری خالہ مجھے حضورؐ کے پاس لے گئیں اور کہا یا رسول اللہ میرا یہ بھانجا بیمار ہے حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور برکت کی دعا دی۔ پھر حضورؐ نے وضو کیا تو میں نے حضورؐ کا متبرک پانی بھی پیا۔

(صحیح بخاری کتاب المرضی باب من ذھب بالصبی المریض حدیث نمبر ۵۲۳۸)

حجۃ الوداع کے سفر میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیمار ہو گئے تو حضورؐ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ پھر ان کے چہرے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اے اللہ سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت مکمل کر (یعنی دارالہجرت مدینہ جانے کی توفیق دے)

آپؐ نے حضرت سعدؓ کو شفایابی کی بشارت دی اور فرمایا کہ تمہیں دین کی بڑی بڑی خدمات کی توفیق ملے گی اور کئی قومیں تم سے فائدہ اٹھائیں گی۔

حضرت سعدؓ دیر تک زندہ رہے اور مصر بھی فتح کیا۔ وہ فرماتے تھے کہ میں حضورؐ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک اپنے جگر پر آج بھی محسوس کر رہا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب المرضی باب وضع الید علی المریض حدیث نمبر ۵۲۲۷)

حضور ﷺ ایک ایسے صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو سخت بیمار تھے اور کمزوری کی وجہ سے چوزے کی طرح معلوم ہوتے تھے۔

حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم اللہ سے صحت اور عافیت کی دعا نہیں مانگتے تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ تو نے جو سزا مجھے آخرت میں دینی ہے اسی دنیا میں دے دے۔ اگلے جہان میں نہ دینا۔ حضورؐ نے فرمایا تم اس سزا کی استطاعت نہیں رکھتے تمہیں یہ دعا کرنی چاہئے۔(۔) اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح بالید حدیث نمبر ۳۴۰۹)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ صحابی نے یہ دعا

باقی صفحہ 6 پر

حافظ عبدالرحمٰن صاحب

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب سابق امیر ضلع میر پور خاص کو اپنی زندگی میں غیر معمولی طور پر خدمات سلسلہ کی توفیق ملی۔ خدمت سلسلہ کے علاوہ خدمت انسانیت کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کسی بھی قسم کی خدمت ہو آپ اس کے لئے ہر لحہ مستعد رہتے۔ آپ نے کم و بیش نصف صدی تک ضلع میر پور خاص میں جماعت ہائے احمدیہ کی بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ سچ تو یہ ہے کہ علاقے میں شاید ہی کوئی شخص ہو جس پر محترم ڈاکٹر صاحب کا کوئی احسان نہ ہو۔ آپ کو سلسلہ سے بے حد محبت تھی۔ امیر غریب ہر قسم کے احمدیوں سے محض سلسلہ کی محبت کی وجہ سے انتہائی شفقت سے پیش آتے اور ضرورت مندوں کے ضرور کام آتے۔

محترم ڈاکٹر صاحب احمدی نوجوانوں سے بہت محبت کرتے۔ شفقت سے پیش آتے ان کی تربیت کا خیال رکھتے تاکہ بڑے ہو کر دینی خدمات کے اہل ہو سکیں۔ نیز ضلع کے نوجوانوں کی تعلیم کا بھی پورا پورا احساس تھا۔ نتیجہ یہ کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں افراد محترم ڈاکٹر صاحب کی کاوشوں اور تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں بڑی بڑی خدمات پر مامور ہیں۔ سلسلہ کی خدمت کرنے والوں کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کے سپرد کام کرتے تاکہ ان کی مزید تربیت ہو اور مستقبل میں ذمہ داریاں سنبھال سکیں۔ ضرورت مندوں کی خاموشی کے ساتھ ضرورت پوری کر دیتے۔ جماعتی معاملات سے پوری طرح باخبر رہتے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ بوقت ضرورت آپ کو تربیت کرنے اور فیصلہ کرنے میں زیادہ وقت محسوس نہ ہوتی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو بچپن سے ہی تعلیم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ آپ نے 1947ء میں عثمانیہ یونیورسٹی سے MBBS کا کورس مکمل کیا۔ 1949ء میں لاہور آئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت پر میر پور خاص میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ 1955ء میں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے لندن تشریف لے گئے۔ وہاں دو اسپیشل کورس کئے۔ لیکن وہاں تعلیم کے دوران دل کا اٹیک ہوا اور 3 ہفتہ ہسپتال میں داخل رہے۔ اور ڈاکٹروں کے مشورہ سے واپس پاکستان تشریف لائے اور تیسرا یعنی آخری کورس مکمل نہ کر سکے۔

آپ نے 1950ء میں ایکسرے مشین خریدی اس سے قبل میر پور خاص میں ایکسرے مشین نہ تھی۔ اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے اجازت لے کر اپنے ادارے کا نام فضل عمر الیکٹرو ایکسرے انسٹیٹیوٹ رکھا۔ آپ کے اس ادارے میں بے شمار احمدی نوجوانوں نے ٹریننگ لی اور آج تک تربیت لے کر مخلوق خدا کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

1964ء میں میر پور خاص کی جماعت نے مشاورت میں یہ تجویز بھیجی کہ ربوہ میں واٹر سپلائی کا انتظام ہونا چاہئے چنانچہ تجویز پاس ہوگئی اور یہ کام بھی محترم ڈاکٹر صاحب کے سپرد ہوا۔ آپ مسلسل 3 ماہ لاہور میں رہے اور ربوہ میں پانی کی ٹینکی کا کام کروا دیا۔ یہ بھی آپ کی محبت کی ایک ادا تھی کہ مرکز میں سکونت پذیر مخلصین جماعت میٹھا پانی پی سکیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب جماعتی خدمات کو ہمیشہ ذاتی کاموں پر ترجیح دیتے تھے۔ چنانچہ 1988ء کا واقعہ ہے کہ آپ کے اکلوتے بیٹے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب موجودہ امیر ضلع میر پور خاص کی شادی تھی ولیمہ سے قبل مرکز کی طرف سے ایک اہم ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی جو کہ فوری نوعیت کی تھی۔ آپ نے فوراً لبیک کہا اور ذاتی پروگرام کو گویا بھول ہی گئے آپ نے اس وقت کے پرائم منسٹر سے رابطہ کیا حسن اتفاق دیکھئے کام بھی ہو گیا اور آپ عین دعوت کے وقت کامیابی سے گھر پہنچ گئے۔

آپ کی دلی خواہش تھی کہ آپ کا بیٹا بھی انسانیت کی خدمت کرے اور زیادہ سے زیادہ علم حاصل کر کے آپ کی جگہ سیٹ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں جبکہ آپ کا بیٹا امریکہ میں تعلیم پا رہا تھا۔ آپ دو دفعہ لمبے قیام پر امریکہ گئے تاکہ بیٹے کی یکسوئی سے راہنمائی کر سکیں چنانچہ آپ کی یہ خواہش بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی میں ہی پوری کر دی۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ یہ چیز محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب کی عالی نظری اور دور اندیشی کا ثبوت ہے۔

جب آپ امریکہ گئے تو اس وقت پاکستان میں احمدیوں کے ندا بلند کرنے پر پابندی تھی۔ آپ جہاں ٹھہرے وہاں فجر کے وقت اٹھے ندا بلند کی اور فجر کی نماز ادا کی۔ اس کام سے آپ کے دلی جوش اور ولولہ کی عکاسی ہوتی ہے۔

میر پور خاص اور ارد گرد کے علاقہ میں محترم ڈاکٹر صاحب نے بے انتہا لوگوں کی خدمت کی ہے اور آج مربیان کرام اور داعیان الی اللہ اسی کی بدولت یہاں ہر طبقہ کے لوگوں کے پاس دعوت الی اللہ کی غرض سے بلا جھجک پہنچ جاتے ہیں۔ اور محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی بدولت لوگ مودبانہ رنگ میں ملتے اور تسلی سے بات سنتے ہیں۔ اور ہر طبقہ کے لوگ محترم ڈاکٹر صاحب کو یاد رکھتے ہیں۔

عید کے موقع پر محترم ڈاکٹر صاحب خصوصی طور پر نیک جذبات کے تحت خدمت خلق کرتے اور دور دور کے گھرانوں کے افراد کو اپنی گاڑی میں لے کر آتے

باقی صفحہ 6 پر

ظہور احمد صاحب

صحت کے لئے مناسب ترجیحات قائم کرنے کی ضرورت

دل کی بیماریاں دنیا بھر میں ایک مسئلہ بنی ہوئی ہیں اور زیادہ تر ترقی پذیر ممالک ان کا نشانہ بن رہے ہیں۔ دنیا میں واقع ہونیوالی اموات کا تقریباً چوتھائی حصہ انہی کی بدولت ہوتا ہے۔ اس بات کو ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اپنی رپورٹ میں بیان کیا ہے۔ اور جس میں کہا گیا ہے کہ

دل کی بیماریاں ترقی پذیر ممالک میں بھی روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ اور اسوقت سے اب تک یہ صورتحال دن بدن گمبھیر ہوتی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بھی پچھلے تین دہاکوں سے یہ بیماری مسلسل بڑھ رہی ہے اور اس کا پھیلاؤ حیران کن حد تک زیادہ ہے۔ پاکستان بننے کے پہلے عالوں میں دل کی بیماریاں اور ہائی بلڈ پریشر کے صرف چند ایک کیس ہی رجسٹر کئے گئے۔ لیکن 1960ء میں ان کیسوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی اور 1970ء کے دہاکے میں یہ تعداد ہزاروں میں تبدیل ہوگئی۔ جبکہ اسوقت دل کے مریضوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے جبکہ ہائی بلڈ پریشر سے آبادی کا دس فیصد حصہ حیران و پریشان ہے۔

باوجود بے شمار تحقیقی کوششوں کے دل کی بیماریوں کے اور ہائی بلڈ پریشر کی معینہ وجوہات معلوم نہیں کی جا سکیں۔ جس طرح بلڈ پریشر کے نوے فیصد مریضوں میں اسکی صحیح وجوہات معلوم نہیں کی جا سکتیں اسی طرح دل کی بیماریوں کے سلسلے میں بھی ان کی ذمہ دار کوئی ایک وجہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اسکے پھیلاؤ کے لئے بہت سارے عناصر کی نشاندہی کی جا سکتی ہے۔ دراصل ان مرضوں کو ہمارے لائف سٹائل کا ایک حصہ سمجھا جانا چاہئے یہ تمام عناصر جو دل کی بیماریوں کے ذمہ دار بنتے ہیں ان کو طبی اصطلاح میں (Risk Factor) رسک فیکٹر کہا جاتا ہے۔ رسک فیکٹرز میں عام طور پر ہائی بلڈ پریشر کی موجودگی۔ سگریٹ نوشی کی عادت۔ ذیابیطس۔ جسمانی سستی اور کاہلی۔ موٹاپا۔ آج کی دنیا اور سوسائٹی میں پائے جانیوالے کھچاؤ بے چینی اور گھبراہٹ کی کیفیت کی فراوانی۔ اور کبھی کبھی شدید قسم کی انفیکشن شمار کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کے علاوہ بھی بعض رسک فیکٹرز ہیں جو اس مرض کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

لائف سٹائل کا مطلب وہ زندگی ہے جو ہم موجودہ طرز زندگی کی وجہ سے گزارنے پر مجبور ہیں۔ تیزی سے بڑھنے والی صنعت کاری۔ شہروں میں تیز رفتار زندگی۔ بے شمار لوگوں کا شہروں کی طرف جانے کا رجحان زندگی کے تمام شعبوں میں تیزی اور شدید قسم کے دباؤ اور مقابلہ کی موجودگی وغیرہ یہ سب بھی رسک فیکٹرز میں آتے ہیں۔

لیکن ان رسک فیکٹرز میں بیشتر ایسے ہیں جن کو تبدیل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کیا جا سکتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس سلسلہ میں کافی کوشش کی گئی ہے اور نتیجتاً ان ملکوں میں یہ مرض تقریباً 50 فیصد تک کم ہو گیا۔ اور اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ دل کے امراض اگر کلی طور پر نہیں تو بڑی حد تک قابل انسداد ہیں۔

پاکستان کا مسئلہ یہ ہے کہ ہم مغرب کی اندھی تقلید میں ایسی زندگی کو اپنا رہے ہیں جو کہ اس مرض کو پھیلانے میں مد ثابت ہوتی ہے۔ سگریٹ نوشی کی وبا اسکی واضح مثال ہے۔ اس کے علاوہ ہماری خوراک کی عادتیں بھی تبدیل ہو چکی ہیں۔ لوگ جسمانی کام کرانے سے جی چراتے ہیں حالانکہ صحت کو قائم رکھنے کے لئے یہ بنیادی عنصر ہے۔

معاشرے میں دولت حاصل کرنے کی دوڑ اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ زندگی میں امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ کے حصول کے لئے ایک شدید قسم کا مقابلہ اور جدوجہد لازمی ہو گئے ہیں۔ جن کا تعلق بیماریوں سے بالواسطہ ہے۔ میانہ روی۔ قناعت۔ اطمینان کو تمام لوگ بھول چکے ہیں جن پر عمل کرنے سے دل کی بیماریوں کا خطرہ کم ہو سکتا ہے۔

حیران کرنے والی بات یہ ہے کہ پہلے دل کی بیماریوں کو امیروں کی بیماری سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب غریب لوگ بھی اس کا عام شکار ہو رہے ہیں اور اس میں شہری اور دیہاتی آبادی کی کوئی تخصیص نہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حفظ ماتقدم ہمیشہ بیماری کے علاج سے بہتر اور سستا ہوتا ہے۔ اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام توجہ اور رقوم صرف علاج پر صرف کرنے کی بجائے حفظ ماتقدم کو بھی اسکا مقام ضرور ملنا چاہئے۔

بہرحال یہ خوشی کی بات ہے کہ اب اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے اور پاکستان ان 38 ممالک میں شامل ہوگا جو دل کی بیماریوں کے سلسلے میں ایک عالمی سٹڈی کا آغاز کر رہے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ مختلف رسک فیکٹرز کی اس سلسلہ میں کتنی اہمیت ہے۔ تاکہ اسی نسبت سے ان کی روک تھام کے لئے کام شروع کیا جا سکے۔

دل کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے پاکستان میں کسی حفظ ماتقدم پروگرام کا فقدان ہے جو کہ لکھوکھہا لوگوں کے لئے وبال جان بنی ہوئی ہیں۔ جبکہ پاکستان میں ایڈز کی بیماری کے سلسلہ میں کافی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ دل کی بیماریوں کے مقابلے میں ایڈز کی بیماری کی وجہ سے فی الحال صرف چند ہزار لوگوں کی زندگیاں متاثر ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت اپنی ترجیحات دوبارہ مقرر کرے اور دل کی بیماریوں کے لئے ایک نیشنل پروگرام حفظ ماتقدم کے سلسلے میں وضع کیا جائے اور حکومت کو جلد از جلد سگریٹ نوشی اور

باقی صفحہ 6 پر

تعارف کتب

ہجرت مدینہ و مدینے میں آمد

نام کتاب: ہجرت مدینہ و مدینے میں آمد
مؤلفہ: امۃ الباری ناصر صاحبہ
ناشر: لجنہ اماء اللہ کراچی
تعداد صفحات: 84

لجنہ اماء اللہ کراچی کی مطبوعات میں ایک سلسلہ سیرۃ و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاری ہے۔ زیر تبصرہ کتاب سے قبل اس سلسلہ میں بچوں کے لئے بارہ کتب شائع ہو چکی ہیں جو سیرۃ و سوانح رسول اکرمؐ کے مختلف ادوار اور واقعات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ زیر نظر کتاب آنحضرتؐ کی زندگی کے اہم موڑ کے حالات و واقعات پر مبنی ہے جس سے اسلام کی ترقیات ایک نئے دور میں داخل ہوئیں یعنی جب آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت ملی اور آپؐ مدینہ کی طرف تشریف لے گئے۔ مؤلفہ نے سیرۃ خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بنیاد بنا کر اس کے واقعات کو آسان سلیس اور تفصیل کے ساتھ بچوں کے لئے لکھا ہے۔ یہ کتاب محض بچوں کے لئے نہیں بلکہ ہم سب سیرۃ النبیؐ پر لکھی جانے والی ہر کتاب سے نور حاصل کر سکتے ہیں اور اسے اپنے لئے مشعل راہ بنا سکتے ہیں۔ ایسی کتب خود بھی زیر مطالعہ رکھنی چاہئیں اور نوجوان نسل کو خاص طور پر اس کے مطالعہ کی تلقین اور ان سے روشنی حاصل کرنے کی طرف توجہ دلانی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مفید نتائج نکالے۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

Goddelau گڈے لاؤ جرمنی میں احمدیہ بیت العزیز کا سنگ بنیاد

مورخہ 8 / نومبر 2003ء بروز ہفتہ بعد دوپہر ریجن گروس گیراؤ کے قصبے گوڈے لاؤ میں احمدیہ بیت العزیز کے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی۔ امیر صاحب کی زیر صدارت تقریب کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ نظم کے بعد مسعود احمد جاوید صاحب نے بیت الذکر کی تفصیلات بیان کیں۔ اس بیت کا کل رقبہ 1753 مربع میٹر ہے اور مسقف حصہ 100 مربع میٹر ہے جس میں دو ہال تعمیر کئے جائیں گے۔ بیت میں 400 نمازیوں کے لئے گنجائش ہے۔ اس میں ایک عدد مربی ہاؤس دو دفاتر، ایک عدد لائبریری اور ضیافت کے کمرے بھی تعمیر ہوں گے۔ مزید 27 گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش ہوگی۔ اس بیت کا مینار 18 میٹر بلند ہوگا۔ یہ بیت الذکر بھی باقی بیوت الذکر کی طرح وقار عمل کے ذریعے تعمیر کی جائے گی۔ اندازاً آٹھ سے دس ماہ کے اندر اس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

مکرم مسعود احمد جاوید صاحب نے حاضرین کی توجہ اس طرف بھی مبذول کروائی کہ آج 8 / نومبر کو بیوت الذکر سکیم کے تحت یہ آٹھویں بیت ہے جس کا ہم سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اس کے بعد مربی انچارج مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔

امیر صاحب جرمنی نے اپنے خطاب کے بعد سب سے پہلی اینٹ بنیاد میں رکھی جس کے بعد مربی انچارج مکرم حیدر علی ظفر صاحب، سعید گیسلر صاحب، ریجنل امیر گیروس گیراؤ، مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ، صدر نصار اللہ جرمنی، نیشنل صدر لجنہ و دیگر عہدیداران نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا۔

(اخبار احمدیہ جرمنی نومبر 2003ء)

بقیہ صفحہ 4۔ مریضوں کی عیادت

مسلسل کی اور صحت یاب ہو گئے۔

(کامل ابن عدی جلد ۷ص ۱۷۷۔طبع ثالث ۱۹۸۴ء دار الفکر بیروت حدیث نبر ۲۰۸۴)

بلا امتیاز

مریض کی عیادت کے لئے رنگ و نسل اور مذہب کا کوئی امتیاز روا نہ رکھتے۔ اور امیر و غریب، غیر مسلم اور اعراب کے ساتھ یکساں ہمدردی کا سلوک فرماتے اور ہر ایک اس چشمہ رحمت سے سیراب ہوتا رہا۔

حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ غرباء اور مساکین کی عیادت کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور ان کا دھیان رکھتے تھے چنانچہ ایک غریب عورت بیمار ہوئی تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے جاتے رہے۔ اور جب اس کا آخری وقت آیا تو حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا جب یہ فوت ہو جائے تو مجھے اطلاع کرنا میں اس کا جنازہ پڑھاؤں گا۔

وہ عورت رات کو فوت ہوئی تو صحابہ نے حضورؐ کی تکلیف کے خیال سے اطلاع نہیں کی اور جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا۔ صبح حضورؐ کو خبر ملی تو حضورؐ ناراض ہوئے اور اس کی قبر پر جا کر جنازہ پڑھایا۔

(موطا امام مالک۔ کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنائز حدیث نمبر ۴۷۷)

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ

ایک یہودی کا لڑکا آنحضرت ﷺ کی خدمت کرتا تھا وہ بچہ بیمار ہو گیا تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دی۔ اس لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس کے والد نے کہا ابوالقاسم (رسول کریم ﷺ کی کنیت تھی) کی اطاعت کرو چنانچہ اس لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ جب وہاں سے نکلے تو بہت خوش تھے اور فرما رہے تھے الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اس لڑکے کو آگ سے نجات بخشی۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی حدیث نمبر 1268)

عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار اور حضورؐ کا دلی دشمن تھا مگر جب وہ بیمار ہوا تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الجنائز باب العیادۃ حدیث نمبر 2691)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اسے تسلی دی اور فرمایا انشاء اللہ تم ٹھیک ہو جاؤ گے اس پر وہ اعرابی کہنے لگا۔ کیسے ٹھیک ہو جاؤں گا۔ یہ تو ایسا بخار ہے کہ جب کسی عمر رسیدہ کو چڑھتا ہے تو قبر تک پہنچاتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ٹھیک ہے پھر ایسے ہی ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب المرضی باب عیادۃ الاعراب حدیث نمبر 5224)

بقیہ صفحہ 5۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی

اور واپس بھجوانے کا انتظام کرتے۔

1987ء میں خاکسار نے میٹرک کیا تو نمبر بہت ہی کم تھے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ ملنا مشکل تھا۔ میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کی اور کہا کہ داخلہ مل جائے گا۔ یوں مجھے داخلہ مل گیا اور آج بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور آپ کے بچوں کو آپ کی نیک یادیں زندہ رکھنے کی توفیق دے۔

بقیہ صفحہ 3۔ حقائق الاشیاء

عاشق اپنی رضا معشوق کی رضا کے تابع کرے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ''نماز کے ادا کرنے سے اس کے دل میں ایک خاص سرور اور ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے جس کو ہر شخص نہیں پا سکتا اور نہ الفاظ میں یہ لذت بیان ہو سکتی ہے۔ اور انسان ترقی کر کے ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت ہو جاتی ہے۔ اور اس کو نماز کے کھڑے کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی اس لئے کہ وہ نماز اس کی کھڑی ہی ہوتی ہے اور ہر وقت کھڑی رہتی ہے۔ اس میں ایک طبعی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان کی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہوتی ہے۔''
(ملفوظات جلد 8 صفحہ 309، 310) یہ پہچان ہے جو بہت ہی ضروری ہے۔

ہر انسان کی مرضی ہمیشہ خدا کے موافق نہیں ہوا کرتی۔ اور حضرت مسیح موعود نے ایسا عارفانہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ ہمیں اپنی نمازوں کی پہچان کی چابی پکڑا دی اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت کی پہچان سمجھا دی۔ فرمایا اس محبت کی پہچان یہ ہے کہ انسان کی مرضی خدا کی مرضی کے تابع ہو جاتی ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو ہر عاشق سمجھ سکتا ہے جس نے کبھی بھی عشق کیا ہو۔ وہ چیزیں جو دوسروں میں اس کو بری لگتی ہیں اگر اپنے محبوب میں وہ چیز پائے تو ویسے ہی بننے کی کوشش کرتا ہے اور اس کی رضا کی نظر اس کی رضا کی نظر بن جاتی ہے۔ یہ تجربہ سچے عشاق ہی کو نصیب ہو سکتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو محبت میں خامی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت کی پہچان یہ سمجھا دی کہ آپ کی روزمرہ کی رضا ہمیشہ اس کے مطابق ہو۔ اگر مطابق ہو گی تو آپ کی ساری زندگی نماز بن جائے گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 2۔جنوری 1998ء)

بقیہ صفحہ 5۔ صحت کیلئے مناسب ترجیحات

ماحولیاتی آلودگی کو روکنے کے لئے باقاعدہ قانون سازی کرنی چاہئے۔

اسکے علاوہ طبی، تعلیمی اداروں میں پڑھائے جانے والے سلیبس میں دل کی بیماریوں کے لئے طبی حفظ ماتقدم کا مضمون شامل کیا جانا چاہئے تاکہ ڈاکٹر۔ نرسیں اور پیرامیڈیکل سٹاف دل کی بیماریوں کے لئے حفظ ماتقدم کی اہمیت کو جان سکیں اور مریضوں اور دوسرے لوگوں کی اس سلسلہ میں مدد کر سکیں۔ تمام طبی اداروں میں دل کی بیماریوں کے بارے میں حفظ ماتقدم کے ماہرین (Specialists) کو متعین کیا جائے تاکہ اس شعبہ کو قرار واقعی اہمیت حاصل ہو سکے۔

امید کی جانی چاہئے کہ حکومت اس معاملے میں جلد از جلد کچھ نہ کچھ کرے گی تاکہ صورتحال کو مزید خراب ہونے سے بچایا جا سکے اور پاکستان میں بھی بعض دوسرے ممالک کی طرح دل کی بیماریوں میں کمی ہو جس سے انفرادی اور حکومتی سطح پر صورتحال بہتر ہو سکے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35553 میں شیخ ایاز احمد ولد شیخ نعیم احمد قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ ایاز احمد ولد شیخ نعیم احمد دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد صدیق وصیت نمبر 17013 گواہ شد نمبر 2 شیخ نعیم احمد والد موصی

مسل نمبر 35554 میں کلیم طارق ولد خلیل احمد قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کلیم طارق ولد خلیل احمد دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 غضنفر احمد عدنان ولد محمد شریف دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد انور ولد عبدالسمیع انور دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 35555 میں شیخ محمد ادریس ولد شیخ محمد صدیق قوم شیخ پیشہ دوکانداری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ 5 مرلے واقع 12/7 دارالعلوم جنوبی ربوہ مالیتی -/125000 روپے۔ سرمایہ دوکان مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ محمد ادریس ولد شیخ محمد صدیق دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد صدیق والد موصی گواہ شد نمبر 2 شیخ نعیم احمد برادر موصی

مسل نمبر 35556 میں مبشر احمد رانا ولد محمود احمد خان قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع 4/52 دارالعلوم وسطی ربوہ مالیتی -/300000 روپے۔ موٹر سائیکل مالیتی -/25000 روپے۔ سرمایہ دوکان -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (1300+4200) روپے ماہوار بصورت (دوکانداری + پنشن) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد رانا ولد محمود احمد خان دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری ثناء اللہ دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 شیخ محمد صدیق ولد شیخ محمد عبداللہ دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 35557 میں امۃ ھبۃ الحسیط ولد عبدالباسط قمر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد امۃ ھبۃ الحسیط ولد عبدالباسط قمر دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط قمر دارالرحمت وسطی ربوہ والد موصی گواہ شد نمبر 2 خواجہ مبارک احمد ولد عبدالرزاق دارالرحمت وسطی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور و محاسب جماعت احمدیہ لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ زوجہ مکرم شیخ مختار احمد صاحب سمن آباد لاہور مورخہ 29 دسمبر 2003ء بعمر 72 سال ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئی ہیں۔ آپ کا جنازہ مکرم رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نے 30 دسمبر 2003ء کو پڑھایا۔ احمدیہ قبرستان لاہور میں تدفین کے بعد مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے دعا کروائی۔ آپ مکرم رانا محمد یعقوب صاحب فیروزپوری مرحوم کی بڑی بیٹی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم گل ریز مختار صاحب یو۔کے اور مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب لاہور اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جو سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

✿ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ فلک شیر صاحب دارالعلوم شرقی نور لکھتی ہیں کہ خاکسار کی بیٹی شائلہ لطیف صاحبہ اہلیہ فہیم احمد صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے 11۔ نومبر 2003ء کو بیٹا عطا کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حریم احمد نام عطا فرمایا ہے۔ حریم احمد پیدائش سے ہی جرمنی ہسپتال میں داخل ہے اور ہاتھ پاؤں صحیح طور پر نہیں ہلاتا۔ نومولود چوہدری نعیم احمد صاحب 39/D.B ضلع خوشاب کا پوتا، چوہدری علی محمد صاحب سکنہ 39/D.B ضلع خوشاب کی نسل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت مند، نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

✿ مکرم ادیب احمد صاحب ابن مکرم محمد انور صاحب حلقہ باغبانپورہ لاہور نے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کیا۔ مکرم مغفور احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 13۔ اکتوبر 2003ء مکرم ادیب احمد صاحب سے قرآن سنا اور دعا کروائی۔ بچہ محمد حفیظ قریشی صاحب کلرک دفتر جماعت احمدیہ دارالذکر لاہور کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ادیب احمد کو قرآن کریم کی برکات سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم منیر احمد صاحب کارکن سوئمنگ پول ربوہ کی والدہ مکرمہ ثریا اسلم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب ناصر آباد غربی ربوہ 23 نومبر 2003ء کو بعمر 60 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز بعد از نماز فجر ان کی نماز جنازہ مکرم فہیم الدین ناصر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم رفیق احمد ناصر صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرمہ خدیجہ کامران صاحبہ دارالعلوم شرقی نور لکھتی ہیں کہ خاکسارہ کی ممانی مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ مکرم منیر احمد صاحب بٹ مرحوم ٹاؤن شپ لاہور مورخہ 31 دسمبر 2003ء بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے نعمان بابر بٹ صاحب اور نوید احمد بٹ صاحب اور ایک بیٹی افشاں بتول صاحبہ چھوڑی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ یکم جنوری 2004ء مکرم وسیم امجد محمود صاحب صدر حلقہ ٹاؤن شپ لاہور نے ان کی رہائش پر پڑھائی۔ ماڈل ٹاؤن قبرستان میں قبر تیار ہونے پر مکرم امتیاز احمد بٹ صاحب نے دعا کروائی۔ خدا تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 10 جنوری 2004ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	ترتیل القرآن
1-35 a.m	مجلس سوال وجواب
2-45 a.m	خطبہ جمعہ
3-55 a.m	ملاقات
5-05 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	حکایات شیریں
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-30 a.m	کہکشاں
8-10 a.m	مشاعرہ
9-40 a.m	کوئز۔انوار العلوم
9-55 a.m	مجلس سوال وجواب
11-05 a.m	تلاوت' خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	فرانسیسی سروس
1-40 p.m	مجلس سوال وجواب
2-50 p.m	حکایات شیریں
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	کہکشاں
4-30 p.m	کوئز انوار العلوم
5-05 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 p.m	مجلس سوال وجواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	چلڈرنز کلاس حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
9-10 p.m	جرمن سروس
10-10 p.m	فرانسیسی سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 11 جنوری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	چلڈرنز کلاس
2-15 a.m	مجلس سوال وجواب
3-15 a.m	مشاعرہ
4-25 a.m	حکایات شیریں
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-40 a.m	تقریر۔مولانا سلطان محمود انور صاحب
8-15 a.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر) 9 جنوری 2004ء
9-15 a.m	کوئز۔تاریخ احمدیت
10-00 a.m	چلڈرنز کارنر حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
11-00 a.m	تلاوت' خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-50 p.m	سپینش سروس
1-50 p.m	سوال وجواب
2-50 p.m	کوئز تاریخ احمدیت
3-30 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	تقریر۔مولانا سلطان محمود انور صاحب
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	گلشن واقفین نو
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 12 جنوری 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	سوال وجواب
2-20 a.m	تقریر۔مولانا سلطان محمود انور صاحب
3-20 a.m	سوال وجواب
3-55 a.m	فرانسیسی سروس
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-25 a.m	سوال وجواب
7-30 a.m	کوئز۔روحانی خزائن
8-30 a.m	فرانسیسی سروس
9-25 a.m	کوئز۔خطبات امام
10-00 a.m	گلشن واقفین نو
11-00 a.m	تلاوت' خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-15 p.m	چائنیز سیکھیے
1-05 p.m	چائنیز سروس
1-45 p.m	مجلس سوال وجواب
2-50 p.m	کوئز۔خطبات امام
3-30 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	زندہ لوگ
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 p.m	مجلس سوال وجواب
6-55 p.m	بنگلہ سروس

بقیہ صفحہ 1

اہلیت

1۔امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 3۔اپریل بروز ہفتہ صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔بیرون از ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 4۔اپریل بروز اتوار صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 2۔اپریل بروز جمعۃ المبارک دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کیلئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔

عارضی لسٹ اور تدریس آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 6۔اپریل 2004ء بروز منگل صبح 8:00 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز 10۔اپریل بروز ہفتہ ہوگا۔ حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

ایڈریس:۔نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان پوسٹ کوڈ-35460 فون:04524-212473

(نظارت تعلیم)

خوشخبری چاندی میں ایس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی۔ فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ — فون 213158

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان واقع آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، رقبہ 6 مرلہ، دو منزلہ، 4 بیڈ رومز، ڈرائنگ ڈائننگ بڑا لاؤنج، گیراج، 2 باورچی خانے، 3 باتھ رومز، صحن، کارنر پلاٹ، 45 فٹ فرنٹ، ہم جماعت ہمسائیگی، بیت الذکر کے قریب، (بجلی گیس پانی ٹیلی فون کے ساتھ)
صرف خواہشمند افراد رابطہ کریں۔رابطہ: نذر محمد کھوکھر ربوہ
فون گھر: 04524-213921 (رات 8:00 کے بعد)
فون دفتر: 041-9200633

ESTD 1952
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6330334-6325511
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29